روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 30 اکتوبر 2002ء، 23 شعبان 1423 ہجری - 30 اخاء 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 248

مشکل کشائی کی دعا

حضرت عائشہؓ نے آنحضرت ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اے اللہ تجھے تیرے طاہر اور طیب اور مبارک نام کا واسطہ جس کا حوالہ دے کر دعا کی جائے تو تو اسے قبول کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ تیرے سے مانگا جاتا ہے تو تو عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ تجھ سے رحمت طلب کی جائے تو تو رحم فرماتا ہے اور جب مشکل کشائی کا تقاضا کیا جائے تو تو مشکلات دور فرماتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب اسم اللّٰہ الاعظم حدیث نمبر 3849)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

علامت خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر ان پر ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ اس طرح پر کہ ان کی دعائیں جو ظاہری امیدوں سے زیادہ ہوں قبول فرما کر اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دے دیتا ہے تب ان کے دل تسلی پکڑ جاتے ہیں کہ یہ ہمارا قادر خدا ہے جو ہماری دعائیں سنتا اور ہم کو اطلاع دیتا اور مشکلات سے ہمیں نجات بخشتا ہے۔ اسی روز سے نجات کا مسئلہ بھی سمجھ آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا بھی پتہ لگتا ہے۔ اگرچہ جگانے اور متنبہ کرنے کے لئے کبھی کبھی غیروں کو بھی سچی خواب آ سکتی ہے مگر اس طریق کا مرتبہ اور شان اور رنگ اور ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا مکالمہ ہے جو خاص مقربوں سے ہی ہوتا ہے۔ اور جب مقرب انسان دعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنی خدائی کے جلال کے ساتھ اس پر تجلی فرماتا ہے اور اپنی روح اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی محبت سے بھرے ہوئے لفظوں کے ساتھ اس کو قبول دعا کی بشارت دیتا ہے۔

(حجۃ الاسلام - روحانی خزائن جلد 6 ص 42)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

ربوہ: 29- اکتوبر 2002ء- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر کرتے ہیں کہ جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے کہ مورخہ 29- اکتوبر 2002ء کو بعض خاص ٹیسٹوں اور چیک اپ کیلئے حضور انور نے ہسپتال میں داخل ہونا تھا- جس کے بعد Vascular Surgeon آپریشن کرنے کے بارہ میں فیصلہ کرینگے- اگر فوری ضرورت محسوس ہوئی تو ہوسکتا ہے کہ 30- اکتوبر کو ہی آپریشن کرنے کا فیصلہ ہو جائے- حضور ایدہ اللہ کی عمومی کمزوری کی کیفیت پہلے جیسی ہی چل رہی ہے- تاہم انجیو پلاسٹی کے بعد سے دل کی کیفیت نارمل ہے-

احباب جماعت درد دل کے ساتھ دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں- مولا کریم اپنے فضل سے اعجازی رنگ میں حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے- اور اس نئے علاج کے سلسلہ میں بھی ڈاکٹر صاحب کی صحیح راہنمائی فرمائے- آمین

نظام وصیت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

"میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عطیات برائے امداد طلباء کی تحریک

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش ہے وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ نادار طلباء کی مالی اعانت کرتی رہتی ہے- چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے- اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے-

یہ شعبہ خالصتاً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے- اس لئے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تاکہ اس اعانت کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جاسکیں-

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے-

براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کیلئے بھجوائیں-

یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں-

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1946ء ④

15 اکتوبر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس دس سال تک انگلستان میں دعوت الی اللہ کرنے کے بعد مع السید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق قادیان تشریف لائے۔

18 اکتوبر تحریک جدید کی رجسٹریشن ہوئی اور اس کا پورا نام تحریک جدید انجمن احمدیہ رکھا گیا۔

18 تا 20 اکتوبر مجلس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں 53 مجالس کی نمائندگی ہوئی اور بیرون قادیان سے 175 خدام شریک ہوئے۔ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

اکتوبر نواکھالی اور بہار میں خونریز فسادات ہوئے۔ جماعت نے نواکھالی کے مصیبت زدگان کے لئے 5 ہزار اور بہار کے مظلوموں کیلئے 45 ہزار روپے بھجوائے۔ نیز حضور نے 14 نومبر کو ایک طبی وفد بھی بھجوایا۔

26 نومبر حضرت حکیم جمال الدین صاحب فیض اللہ چک رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

26 نومبر حضرت حافظ مولوی ابومحمد عبداللہ صاحب کھیوہ باجوہ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بعمر 90 سال)

یکم دسمبر نواب عباس احمد خان صاحب حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر بغرض تعلیم انگلستان روانہ ہوئے۔ آپ 31 راگست 47ء کو واپس آئے۔

6 دسمبر حضور نے تحریک فرمائی کہ احمدی ڈاکٹر مصیبت زدگان بہار کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ جس پر دو احمدی ڈاکٹرز کا پہلا وفد 10 دسمبر کو قادیان سے روانہ ہوا۔

25 دسمبر تفسیر کبیر سورۃ شمس تا زلزال کی اشاعت

26 دسمبر جلسہ سالانہ پر تحریک جدید کے شعبہ صنعت و حرفت کے تحت صنعتی نمائش کا آغاز ہوا۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ۔ حاضری 39786 تھی۔ حضور نے 4 تقاریر فرمائیں اور 391۔ افراد نے بیعت کی۔

31 دسمبر حضرت مولوی سید ضیاء الحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔ آپ اڑیسہ کے بارہ مشہور رفقاء میں سے تھے۔

متفرق

—— مال، اولاد اور عزت سے متعلق پے در پے صدمات کے بعد مولوی کرم دین بھیں حافظ آباد میں ایک چھت کی منڈیر سے گر کر ملک عدم کو چل بسے۔

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام

مختلف دلچسپ اور معلوماتی تقاریب

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 17، 18 راکتوبر 2002ء بروز جمعرات، جمعۃ المبارک مختلف دلچسپ اور معلوماتی تقریبات کا انعقاد ہوا۔ جن میں ایسوسی ایشن کی پاکستان بھر سے مختلف برانچز کے عہدیداران نے شرکت کی۔ ان تقریبات کا آغاز مورخہ 17 راکتوبر 2002ء کو عہدیداران کی سالانہ میٹنگ سے ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولانا جمیل الرحمن رفیق صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ تھے۔ افتتاحی خطاب اور دعا کے ساتھ تقریبات کا آغاز ہوا عہدیداران کی میٹنگ میں ایسوسی ایشن کے حوالے سے ہدایات دی گئیں مختلف رپورٹس پیش کی گئیں جن میں برانچز کی رپورٹس بھی شامل تھیں۔

مورخہ 18 اکتوبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے بیرونی برانچز کو آنکھوں کے حصول کا کام سکھانے کے لئے پہلی ٹیکنیکل ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں 10 برانچز کے 29 ٹیکنیکل اور 13 دیگر عہدیدار شریک ہوئے۔ اس ورکشاپ کا ایک بڑا مقصد یہ تھا کہ باہر کے شہروں میں جب عطیہ چشم کے حصول کا موقع ہو تو ہر برانچ خود اس کا انتظام کرنے کی اہلیت پیدا کر لے۔ اس میں مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب نے ورکشاپ کے شرکاء کے سامنے Eye Collection کا عملی مظاہرہ کیا اور حصول کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا۔ جس کے بعد شرکاء نے بھی عملی مظاہرہ کیا اور بعض سوالات کئے۔ اس ورکشاپ کے مہمان خصوصی مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل تھے۔ انہوں نے آخر پر دعا کرائی۔

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام آنکھوں کے عطیہ کی تحریک سے متعارف کروانے کے لئے دو سیمینار ہو چکے ہیں۔ مورخہ 18 اکتوبر کو سہ پہر سوا تین بجے ایوان محمود میں اس کار خیر سے متعارف کروانے کے لئے تیسرا سیمینار عطیہ چشم منعقد کیا گیا۔ عہدیداران بیرونی برانچز کے علاوہ ربوہ بھر سے تقریباً 4 سو خواتین و حضرات نے اس میں شرکت فرمائی۔ اس سیمینار کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب صدر ایسوسی ایشن نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں 18 مختلف مقامات پر آئی بنک کی برانچز کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اب تک خداتعالیٰ کے فضل سے 2125 سے زائد افراد وصیتی فارم پر کر کے باقاعدہ آئی ڈونرز بن چکے ہیں۔ چھ آئی ڈونرز کی وفات کے بعد اب تک 12 آنکھوں کی پیوندکاری کے آپریشنز ہو چکے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال نے آنکھوں کی پیوندکاری سے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انتظامیہ آئی بنک کی درخواست پر مکرم عبدالکریم قدسی صاحب لاہور سے تشریف لائے اور عطیہ چشم کے حوالے سے اپنی تازہ نظم پیش کی۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے عطیہ چشم کی دینی اہمیت' کے عنوان سے مدلل تقریر کی۔ اس کے بعد مختلف تاثرات کا سیشن شروع ہوا جس کی کمپیئرنگ مکرم فخر الحق شمس صاحب نائب صدر ایسوسی ایشن نے کی۔ اس سیشن میں ان احباب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا جن کی آنکھوں کی پیوندکاری کے آپریشنز ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ وفات پانے والے آئی ڈونرز کے قریبی لواحقین نے بھی سٹیج پر تشریف لا کر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ نے اپنی تازہ نظم 'میری آنکھیں' پیش کی۔ عطیہ چشم کی تحریک کا تعارف مکرم آغا عرفان احمد صاحب جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن نے پیش کیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے۔ مہمان خصوصی نے اپنے اختتامی خطاب میں اس کارروائی پر خوشنودی کا اظہار کیا اور خدمت خلق کے حوالے سے بعض امور پیش فرمائے۔ دعا کے ساتھ یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس دوران حاضرین کی خدمت میں جوس پیش کیا گیا۔

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی تقریبات میں ایک اہم حصہ عطیہ چشم کے مختلف موضوعات پر مبنی نمائش کا انعقاد ہے۔ جس میں کمپیوٹر' پینٹنگز' تصاویر' چارٹس' ربوہ کے مختلف کاروباری اداروں' بیرونی برانچز اور ربوہ کا مرکزی سٹال' عطیہ چشم کے حصول کی دستاویزی فلم اور دیگر کئی اقسام کی متفرق اشیاء رکھی گئی تھیں۔ خواتین و حضرات نے اس نمائش کو دلچسپی سے دیکھا اور معلومات سے مستفید ہوئے۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی

مجلس عرفان

فرمودہ 9 اگست 1944ء

بارات کے ساتھ باجہ وغیرہ کا فتویٰ

آج ایک دوست نے سوال کیا ہے کہ میرے لڑکے کی شادی کی کسی جگہ بات چیت ہو رہی ہے مگر لڑکی والوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اتنا مہر دو- اتنی جائیداد لڑکی کے نام کرو- اور پھر جب شادی کے لئے آؤ تو باجہ ساتھ لاؤ- اور اس دوست نے مجھ سے پوچھا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو ان شرائط پر رشتہ کر لیا جائے انہی دنوں میں ایک اور اسی قسم کا سوال لاہور سے بھی ہوا ہے- وہاں سیالکوٹ سے ایک بارات آئی جو باجہ ساتھ لائی جماعت احمدیہ لاہور کے امیر کو اس شادی میں شرکت کے لئے کہا گیا -تو انہوں نے کہا کہ جب تک باجہ نہ ہٹایا جائے- میں شریک نہیں ہوں گا- اس پر بارات والوں میں سے کسی نے میرا کوئی فتویٰ نکال کر دکھایا کہ باجہ بجانا جائز ہے- اور اب مجھ سے یہ سوال کیا گیا ہے کہ آیا امیر جماعت احمدیہ لاہور کا یہ فعل جائز تھا یا ناجائز؟ جبکہ میرا جواز کا کوئی فتویٰ موجود ہے جہاں تک مجھے یاد ہے کہ میں نے کبھی کوئی ایسا فتوےٰ نہیں دیا کہ بارات کے ساتھ باجہ لے جانے کی اجازت ہے- یہ ممکن ہے میں نے یہ کہا ہو- کہ نکاح کے موقع پر باجہ بجانا جائز ہے مگر اس کا مطلب تو یہی ہو سکتا ہے کہ ایسی تقریبوں پر ڈوم میراثی وغیرہ مکان کے دروازے پر جمع ہو کر گا بجا لیتے ہیں لیکن باجہ والوں کو خود ساتھ لے کر بیاہنے کے لئے جانے کے یہ معنے ہیں کہ بھلے مانسوں کی جماعت خود میراثی اور ڈوم بن کر جائے اور جو شخص میری کسی تحریر کے یہ معنے لیتا ہے کہ بارات کے ساتھ باجہ لے جانا جائز ہے وہ سخت غلطی کرتا ہے- ہر شخص طہارت کے وقت اپنے ہاتھ سے پاخانہ دھوتا ہے مگر کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص پاخانہ ہاتھ میں اٹھا کر بازار میں بھی آ سکتا ہے میراثیوں' ڈوموں اور باجہ والوں کو خود ساتھ لے کر جانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی خود اپنے سر پر جوتیاں مروائے- کسی فعل کے کسی خاص موقعہ پر جائز ہونے کے یہ معنے کسی طرح نہیں ہو سکتے کہ وہ ہر موقعہ پر جائز ہے- جیسے مجبوری کے ماتحت طہارت کے ملنے پاخانہ کو ہاتھ لگانا تو جائز ہے- مگر پاخانہ کو ہاتھ میں پکڑ کر بازار میں چلے جانے کو کوئی عقلمند جائز اور درست نہیں کہہ سکتا- بلکہ بعض حالتوں میں تو دعائیں کرنا بھی ناجائز ہوتا ہے- حالانکہ دعا پر (دین حق) نے کتنا زور دیا ہے- مثلاً کسی کے مرجانے کے بعد بطور رسم جو دعا کی جاتی ہے- گھر والے صفیں بچھا کر بیٹھ جاتے اور دوسرے لوگ آتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں مگر ہم اسے جائز نہیں سمجھتے -اس موقع پر سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور یہ جائز نہیں حالانکہ سورۃ فاتحہ وہ سورۃ ہے جو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے- پس میری کسی تحریر سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ باجہ بجانا ہر موقعہ پر اور ہر حالت میں جائز ہے ہرگز درست نہیں- جب خداتعالیٰ کا کلام بھی ہر موقعہ پر پڑھنا جائز نہیں جب وہ سورۃ بھی جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام القرآن قرار دیا ہے- اور جس میں ایسے ایسے معارف ہیں کہ اس کی شان کا بیان انسان کے فہم اور ذہن سے بالا ہے- اور خدا ہی ہے جو اس کی عظمت اور خوبی کو بیان کر سکے- صرف ماتم کے موقعہ پر اس کا پڑھا جانا ہم جائز نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے تو باجہ کو ہر موقعہ پر بجانا کس طرح جائز ہو سکتا ہے- بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح وغیرہ کے موقعہ پر اعلان کے لئے اگر باجہ وغیرہ بجا لیا جائے تو حرج نہیں مگر اسے ایسا ضروری قرار دینا کہ اگر باجہ ساتھ نہ ہو تو نکاح ہی نہ کیا جا سکے گا یہ تو ایک ایسی بات ہے کہ جسے کوئی شریف آدمی برداشت بھی نہیں کر سکتا- دنیا میں میاں بیوی کو آپس میں محبت ہوتی ہے ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کرتے تھے- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں جس جگہ گلاس کو منہ لگا کر پانی پیتی تھی بعض دفعہ اظہار محبت کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس جگہ منہ لگا کر پانی پیتے تھے- اب دیکھو یہ کتنی اچھی بات ہے مگر یہی پیار اور محبت جب بعض یورپین لوگ برسرعام کرتے ہیں- تو لوگ اس کی کس قدر مذمت کرتے اور اسے بے حیائی قرار دیتے ہیں- ہمارے ملک میں ادیب اس مضمون کو عجیب عجیب پیرایہ میں بیان کرتے ہیں وہ اپنے محبوب کو لکھتے ہیں کہ میں نے فلاں چیز کو چوما ہے- تم بھی اسے چومو- یا میں نے چاند کی طرف دیکھا ہے- تم بھی اسے دیکھو- گویا وہ اپنے محبوب سے اظہار محبت کے مضمون کو ادا کرنے کے لئے نئے نئے محاورے استعمال کرتے ہیں- اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اس کا نمونہ دکھایا ہے- کہ جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گلاس کو منہ لگا کر پانی پیا- آپ نے بھی وہیں اپنے ہونٹ لگائے- تا تالیف قلب ہو- اور محبت بڑھے- اور یہ بہت اچھی بات ہے کہ میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے والی صورتیں اختیار کی جائیں- لیکن اگر انہی جذبات کا اظہار اور آپس میں اظہار محبت برسرعام کیا جائے - تو یہی چیز قابل اعتراض ہو جائے گی- تو جائز بات بھی اپنے موقعہ کے لحاظ سے جائز اور پسندیدہ ہوتی ہے- ہر جگہ نہیں میری کسی تحریر سے بارات کے ساتھ باجہ لے کر جانے کا جواز لینا بالکل غلط ہے- کجا یہ کہ شادی کی تقریب پر ڈوم یا میراثی وغیرہ مکان کی ڈیوڑھی پر آ کر باجہ وغیرہ بجانے لگیں- اور کجا یہ کہ خود میراثیوں اور ڈوموں کو ساتھ لے کر کوئی دوسرے شہر میں پہنچے- ان دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے- اور خود ڈوموں کو ساتھ لے کر جانا کے تو یہ معنے ہیں کہ گویا انسان خود اس بات کا اعلان کرے- کہ ہم بھی اسی طائفہ میں سے ہیں- اپنے مکان پر پاخانہ کا پاٹ صاف کرنے کے لئے ہر شخص چوہڑے کو گھر پر بلاتا ہے- مگر کیا کوئی شریف آدمی چوہڑے کے سر پر پاٹ اٹھوا کر اس کے ساتھ ساتھ سارے شہر میں بھی پھرا کرتا ہے- جو فرق ان دونوں باتوں میں ہے وہی ڈیوڑھی پر پہنچ کر میراثیوں اور ڈوموں کے گا بجا لینے اور خود باجہ والوں کو ساتھ لے کر دوسرے گھر محلہ یا دوسرے شہر میں شادی کے لئے جانے میں ہے- اور یہ تو شریعت کا سوال نہیں بلکہ فطرت صحیحہ کا سوال ہے- ایسے لوگوں کو خود ساتھ لے کر چلنا اور ان کی معیت اختیار کرنا تو ایسے شرم کی بات ہے کہ اس سے بہتر ہے آدمی ڈوب کر مر جائے- میرے لئے کوئی ایسا موقعہ آ جائے- تو شاید میرا تو ہارٹ فیل ہو جائے پس جو لوگ کہتے ہیں- کہ نکاح کے موقعہ پر باجہ بجانے کی اجازت ہے- ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس اجازت کے یہ معنے نہیں کہ بارات کے ساتھ باجہ لے کر دوسرے شہر یا دوسرے کے مکان پر جانے کی بھی اجازت ہے جس طرح اپنے پاخانہ کو دھونا تو ضروری ہے- لیکن کیا کوئی عقلمند پاخانہ اٹھا کر بازار میں بھی لے آتا ہے- اور باجہ والوں کو ساتھ لے کر چلنا میرے نزدیک ویسا ہی ہے- جیسے کوئی پاخانہ اٹھا کر بازار میں لے آئے- اور جس شخص نے ایسا مطالبہ کیا ہے- کہ میرے ہاں شادی کے لئے آؤ تو باجہ ساتھ لاؤ- اس نے فطرت صحیحہ کے خلاف حرکت کی ہے- اگر یہ مان بھی لیا جائے- کہ باجہ بجانا جائز ہے- تو بھی اس کے یہ معنے کہاں سے نکل آئے کہ ضرور بجایا جائے- اور جب ایسی صورت ہو جائے کہ ایک ضرورت کے وقت جائز صورت کو خواہ مخواہ ضروری قرار دے دیا جائے- تو پھر تو جائز بھی ناجائز ہو جایا کرتی ہے- اور ایسی صورت میں اس کا کرنا درست نہیں ہوتا- پس میرا تو اس قسم کا کوئی فتویٰ نہیں کہ اس طرح باجہ ساتھ بجانا جائز ہے- لیکن اگر علماء میں سے کسی نے یہ رائے دی ہے- تو اس نے غلطی کی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ہر بڑے آدمی کے منہ سے جو بات نکلے اسے درست ہی مان لیا جائے- بلکہ اس صورت میں کہ کوئی کہے کہ جب تک بارات کے ساتھ باجہ نہ لایا جائے ہم شادی نہیں کریں گے اگر باجہ بجانا جائز بھی ہو تو بھی ناجائز ہو جائے گا-

جہیز کا مطالبہ

شادی کے موقع پر بیوی کے لئے کپڑے وغیرہ دینا سنت ہے- لیکن اگر کوئی لڑکی والا یہ شرط کرے کہ اتنے کپڑے دو- اور اتنا زیور لاؤ- تو یہ بھی ناجائز ہے- اس کے سوا اگر کوئی بھی شرط کی جائے- تو وہ ناجائز ہے اور وہ نکاح نکاح نہیں رہے گا- بلکہ حرام ہو جائے گا- کیونکہ شریعت نے نکاح کے لئے صرف مہر کو ہی ضروری قرار دیا ہے اور جو شخص اس کے علاوہ شرائط پیش کرتا ہے- وہ گویا نئی شریعت بناتا ہے میرے نکاح کے موقع پر دفتر والوں نے مجھے فون کیا- کہ مٹھائی دیں- مگر میں نے کہا- کہ یہ جائز نہیں یہ چند روپوں کا سوال نہیں- بلکہ شریعت کے احترام کا سوال ہے شریعت نے ولیمہ کی صورت پیدا ہونے کے بعد ولیمہ رکھا ہے- اس کے سوا اور کچھ نہیں- اس لئے میں مٹھائی وغیرہ کو جائز نہیں سمجھتا- ایسی باتیں قوم کے لئے نقصان کا موجب ہو جایا کرتی ہیں- جب ایک شخص مٹھائی کھلاتا ہے- تو پھر دوسرے بھی اس کو ضروری سمجھنے لگتے ہیں اور پھر ہر ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے- اور پھر آہستہ آہستہ ایسی چیزیں قوم پر بار اور مصیبت بن جایا کرتی ہیں- اور اس طرح چونکہ شادیوں وغیرہ پر خرچ زیادہ کرنا پڑتا ہے- اس لئے لوگ آہستہ آہستہ شادیاں کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں- اب یورپ میں دیکھ لو فیشن کے مطابق کپڑوں اور سنگھار کے سامان گون اور ہیٹ اور گلوز (دستانے) پر ہزار ہا روپیہ خرچ کیا جاتا ہے- ایک عورت کہتی ہے فلاں کی گون ایسی ہے مجھے بھی ویسی چاہئے- فلاں کے گلوز ایسے ہیں- میں بھی ویسے ہی لوں گی- اور اس طرح یہ چیزیں وبال جان بن گئی ہیں-

لطیفہ مشہور ہے کہ ایک عورت پیرس کے بازار میں گزر رہی تھی- چند ہی منٹ قبل اس نے ایک ٹوپی خرید کی تھی جس کے متعلق وہ سمجھتی تھی- کہ فیشن کے مطابق ہے- وہاں بعض عورتیں ایسی سمجھی جاتی ہیں کہ گویا وہ جدید ترین فیشن کا معیار ہیں- یہ عورت اپنی ٹوپی لے کر

چلی جارہی تھی کہ اسے کوئی فیشن کے معیار والی عورت نظر آئی اور پہلی عورت نے دیکھا کہ اس کے سر پر اور قسم کی ٹوپی ہے۔ اس لئے اس نے اپنی ٹوپی جو چند ہی منٹ قبل اس نے خریدی تھی سر سے اتار کر رومال میں لپیٹ لی تا وہ فیشن کے معیار والی عورت اسے پرانے فیشن کی عورت نہ سمجھ لے۔ تو ان چیزوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اول تو یورپ میں لوگ شادی کرتے ہی نہیں۔ اور اگر کرتے بھی ہیں تو جوانی میں نہیں کرتے۔ جو شادی کا اصل زمانہ ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ پہلے کچھ زندگی تو آرام سے بسر کرلیں۔ پھر شادی کریں گے۔ گویا وہ شادی کو ایک آفت اور مصیبت سمجھنے لگے ہیں۔ اور اس لئے بہت کم لوگ شادی کرتے ہیں۔ اس کا ایک خطرناک نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ آبادی بہت گھٹ رہی ہے۔ پچاس سال کے اندر اندر فرانس کی آبادی ایک کروڑ کم ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہٹلر اور مسولینی نے جرمنی اور اٹلی میں شادی کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کی کوشش کی انہوں نے کنوارے رہنے والوں پر بھاری بھاری ٹیکس لگائے۔ تا وہ شادی کرلیں۔ فرانس میں بھی جنگ کے قریب زمانہ میں ایسے قوانین بنائے گئے۔ مگر قلیل عرصہ میں ان سے فرانس کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہو سکا پس شادی کے موقعہ پر **شریعت نے جن باتوں کو ضروری قرار دیا ہے ان کے سوا بدعات کو اختیار کرنا بالکل ناجائز ہے اور اس سے قوم کو سخت نقصان پہنچا ہے** اگر کوئی ناجائز طور پر **روپیہ** کا بھی خرچ کرتا ہے۔ تو دوسرا اسے دلیہ کر دو آنے کرے گا۔ تیسرا چار آنے۔ چوتھا آٹھ آنے اور اس طرح بڑھتے ہوئے یہی چیز قوم کے لئے ایک مصیبت بن جائے گی۔ شادی کے بعد صرف ولیمہ شریعت نے جائز رکھا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولیمہ تین دن ہے۔ اس کے بعض لوگ یہ معنے بھی کرتے ہیں۔ کہ ولیمہ تین روز کے اندر اندر ہی ہو سکتا ہے۔ یعنی اس عرصہ کے اندر اندر ولیمہ کر دیا جائے۔ مگر دوسرے معنے یہ بھی ہیں کہ دعوت ولیمہ تین روز سے زیادہ ممتد نہیں ہونا چاہئے اس دعوت ولیمہ کو اور بڑھاتے جانے اور پھر مٹھائیاں وغیرہ تقسیم کرنا یہ سب بدعات ہیں۔ جن سے پرہیز لازم ہے۔ اسی طرح کپڑے وغیرہ تقسیم کئے جاتے ہیں۔ لڑکے کے رشتہ دار کہتے ہیں۔ ہمارے کپڑے نہیں دئے گئے فلاں کے لئے نہیں دئے۔ یہ سب ایسی بدعات ہیں۔ جنہوں نے قوم کو مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ اور لوگوں کو برباد کرنے والی باتیں ہیں ان کا نتیجہ یہ ہوا ہے **کہ (مسلمان)** تباہ ہو چکے ہیں۔ اور ان کی نکیل آج ہند کے ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے جائز دعوتوں کو حرام صورتوں میں تبدیل کرلیا۔ اس طرح یہ باجہ کا سوال ہے اور جیسا کہ میں نے کہا صرف شریعت کا اور جائز اور ناجائز کا سوال نہیں بلکہ فطرت صحیحہ کا سوال ہے باجہ والوں کو ساتھ لے کر چلنا تو بڑی بات ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر باجہ والے بازار میں الگ جارہے ہوں اور میں الگ جارہا ہوں تو میرے لئے اس صورت میں بھی چلنا پھرنا دوبھر ہو جائے۔

(روزنامہ الفضل 12 جون 1960ء)

تعارف کتب
حضرت مسیح موعود
تحفہ قیصریہ

فضل احمد شاہد صاحب

حضرت مسیح موعود ہر وقت دعوت الی اللہ کے مواقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب جو 1897ء میں دھوم دھام سے منائی جانے والی تھی۔ اس موقع سے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ نے ملکہ کو دعوت الی اللہ کا پروگرام بنایا۔ آپ نے پیغام حق کو کتابی شکل میں 25 مئی 1897ء کو شائع فرمایا اور اس کتاب کا نام "تحفہ قیصریہ" رکھا۔ اس کتاب میں جوبلی کی تقریب پر مبارکباد کے علاوہ بہت ہی پرحکمت انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دین حق کی صداقت کا اظہار فرمایا گیا ہے اور ان اصولوں کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ جو امن عالم اور عالمگیر اخوت کی بنیاد بن سکتے ہیں اور دینی تعلیم کا خلاصہ بیان کر کے ملکہ معظمہ کو لندن میں ایک جلسہ مذاہب عالم منعقد کرانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس اجمالی تعارف کے بعد بعض باتوں کی وضاحت درج ذیل ہے۔

آسمانی پیغام

اس کتاب کی بنیادی غرض حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں یہ ہے فرمایا:۔

"خدا ارادہ فرماتا ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ سچ کو دنیا میں پھیلا دے۔ سو میرا اصول یہ ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں۔ ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں۔ ہمارے لئے آسمانی بادشاہی ہے۔ ہاں نیک نیتی سے اور سچی خیر خواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہنچانا ضروری ہے۔ (صفحہ 13)

ذاتی تعارف

حضرت مسیح موعود نے اس پیغام میں اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے:۔

"میں اس بات کو ظاہر کرنا بھی اپنی روشناسی کرانے کی غرض سے ضروری دیکھتا ہوں کہ میں حضرت ملکہ معظمہ کی رعایا میں سے پنجاب کے ایک معزز خاندان میں سے ایک شخص ہوں۔ جو میرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے مشہور ہوں۔ میرے والد کا نام میرزا غلام مرتضیٰ اور ان کے والد کا نام میرزا عطا محمد اور ان کے والد کا نام میرزا گل محمد تھا۔ یہ آخر الذکر اس زمانہ سے پہلے والیان ملک میں سے تھے۔ مجھے خدا نے ...... اپنی خدمت میں لے لیا اور جیسا کہ وہ اپنے بندوں سے قدیم سے کلام کرتا آیا ہے۔ مجھے بھی اس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف بخشا اور مجھے اس نے نہایت پاک اصولوں پر جو نوع انسان کے لئے مفید ہیں قائم کیا" (صفحہ 4)

پاک اصول

پاک اصول جن کا حضور ذکر فرماتے ہیں کی تشریح کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"چنانچہ منجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے" (صفحہ 4)

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے" (صفحہ 7)

دینی تعلیم کے مقاصد

حضرت مسیح موعود نے دینی تعلیم کے خلاصہ کو یوں الفاظ تحریر فرمایا:۔

"(دینی) تعلیم کی رو سے دین ...... کے حصے صرف دو ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تعلیم دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے۔ اول ایک خدا کو جاننا۔ جیسا کہ وہ فی الواقعہ موجود ہے اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا۔ جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قوی کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو شکر گزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا" (صفحہ 29)

مذہبی جلسہ کی تجویز

حضرت مسیح موعود نے ملکہ وکٹوریہ کو ایک ایسے مذہبی جلسہ کے انعقاد کی تجویز دی ہے جو لندن میں ہو چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"نہایت آرزو سے دل چاہتا ہے کہ ہماری قیصرہ ہند ...... بھی قیصر روم کی طرح ایسا مذہبی جلسہ پایہ تخت میں انعقاد فرما دیں کہ یہ روحانی طور پر ایک یادگار ہوگی۔ مگر یہ جلسہ قیصر روم کی نسبت زیادہ توسیع کے ساتھ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہماری ملکہ معظمہ بھی اس قیصر کی نسبت زیادہ وسعت اقبال رکھتی ہیں اور اس التماس کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ جب سے کہ اس ملک کے لوگوں نے امریکہ کے جلسہ مذاہب سے اطلاع پائی ہے۔ طبعاً دلوں میں یہ جوش پیدا ہو گیا ہے کہ ہماری ملکہ معظمہ بھی خاص لندن میں ایک ایسا جلسہ منعقد فرمائیں۔ تا کہ اس تقریب سے اس ملک کی خیر خواہ رعایا اور ان کے رئیسوں اور عالموں کے گروہ خاص لندن پایہ تخت میں شرف لقاء حضور حاصل کر سکیں ...... ہاں یہ ضروری ہوگا کہ اس جلسہ مذاہب میں ہر ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ دوسروں سے کچھ تعلق نہ رکھے۔ اگر ایسا ہو تو یہ جلسہ بھی ہماری ملکہ معظمہ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ایک روحانی یادگار ہوگا اور انگلستان جس کے کانوں تک بڑی خیانتوں کے ساتھ (دینی) واقعات پہنچائے گئے ہیں۔ ایک سچے نقشہ پر اطلاع پا جائے گا۔ بلکہ انگلستان کے لوگ ہر ایک مذہب کی سچی فلاسفی سے مطلع ہو جائیں گے" (صفحہ 27-28)

اکرام اللہ جوئیہ صاحب

مکرم ملک محمد شیر صاحب جوئیہ کا ذکر خیر

والدمحترم ملک محمد شیر صاحب جوئیہ (بی-اے بی ایڈ ہیڈ ماسٹر) آف چک نمبر 152 شمالی سرگودھا 12 اپریل 2002ء بروز جمعہ ہم سب کو داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے- آپ ایک عالم' مناظر اور نڈر باثمر داعی الی اللہ تھے آپ مکرم نور محمد صاحب جوئیہ مرحوم کے بڑے بیٹے تھے- احمدیت اور خلافت کے حقیقی عاشق تھے- علاقے کی ایک انتہائی بااثر اور مشہور شخصیت تھے- آپ نے اپنے والدمحترم کے ڈیرے کو جاری وساری رکھا- اس ڈیرے پر جہاں اہل دیہہ کے لئے تواضع کا سامان دن رات میسر ہوتا وہاں بیرونی احباب کی بلاتفریق مذہب کھانے سے تواضع کی جاتی- یہ ڈیرہ کیا تھا؟ یہ تو دراصل علاقے میں دعوۃ الی اللہ کا مرکز تھا- جہاں سے سینکڑوں لوگوں نے نور ہدایت حاصل کیا- تدریس کے میدان میں آپ کی محنت اور علم کا ہر شخص معترف تھا- انگلش' جغرافیہ' فارسی اور اسلامیات کے ماہر ٹیچر تسلیم کیے جاتے تھے-

آپ پنجوقتہ نماز کی خود بھی پابندی کرتے اور تمام گھر والوں سے اس کی پابندی کروایا کرتے تھے- آپ ہمیشہ بیت الذکر میں ہر نماز کے بعد یہ نوٹ کرتے تھے کہ ان کے بیٹوں اور بھتیجوں میں سے کون ایسا ہے جو نماز پڑھنے آیا اگر کوئی نماز میں موجود نہ ہوتا تو بعد از اں اسے توجہ دلاتے- میں نے زندگی بھر آپ کو نماز قضا کرتے نہیں دیکھا نماز تہجد روزانہ ادا کرتے-- سکول میں تمام طلباء سے نماز کی پابندی کرواتے اور خصوصاً احمدی طلباء سے اس بارے میں زیادہ سختی سے پیش آتے تھے- احمدی طلباء کی اخلاقی اور تعلیمی حالت پر آپ خصوصی نظر رکھتے تھے- یہی وجہ ہے کہ آپ کے دور میں احمدی طلباء اکثر سکول میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کیا کرتے تھے- اسی طرح محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران اکثر و بیشتر آپ کی مہمان نوازی اور دعوۃ الی اللہ سے مستفید ہوتے رہتے تھے- یہاں تک کہ ایک متعصب افسر کو آپ نے دین حق کی طرف بلایا تو اس نے غصے میں آکر آپ کی سروس فائل خراب کردی اس پر آپ نے غمگین ہونے کی بجائے خوشی کا اظہار کیا کہ خدا کے راستہ میں مجھے بھی کچھ قربانی کرنے کا موقع ملا-

آپ کے ساتھی اساتذہ اور شاگردوں کو آپ کے ساتھ والہانہ محبت تھی جس کا عدیم المثال مظاہرہ ہم نے اس وقت ملاحظہ کیا کہ جب آپ شدید بیمار ہوئے تو آپ کی تیمارداری کے لئے آنے والے شاگردوں اور ساتھیوں کی آنکھوں میں سے آنسو جھلک رہے تھے- اور وہ سب آپ کی محبت پیار اور اخلاق کے قصے سنا کر آپ کی صحت کے لئے دردمندانہ دعائیں مانگ رہے تھے-

خدمت دین

آپ نے اپنی زندگی دین کے کاموں کے لئے وقف کر رکھی تھی- قائد خدام الاحمدیہ' سیکرٹری مال' سیکرٹری اصلاح و ارشاد و دعوت الی اللہ' امام الصلوۃ رہے اور زندگی کے آخری سانسوں تک خدمت دین میں مصروف رہے- آپ فرمایا کرتے تھے کہ خدا نے جو عزت اور شہرت ہمیں عطا کی ہے یہ سب خدمت دین' اور خلافت کی برکت کی وجہ سے ہے- آپ نے اس پہلو کو اپنی اولاد کی تربیت میں بھی نمایاں طور پر اجاگر کیا- یہی وجہ ہے کہ آپ کی اولاد میں خدمت دین کا وصف نمایاں طور پر جھلکتا ہوا نظر آتا ہے- بڑا بیٹا ملک محمد مبشر جوئیہ اسیر راہ مولا رہا دوسرا بیٹا ڈاکٹر شفقت اللہ جوئیہ امیر حلقہ تحصیل ساہیوال و حلقہ چک 152 شمالی ضلع سرگودھا ہے اور تیسرا بیٹا خاکسار اکرام اللہ جوئیہ مربی سلسلہ کے طور پر تنزانیہ میں خدمت کی توفیق پا رہا ہے-

خلافت سے عشق

جب آپ نے بی-اے کا امتحان پاس کیا تو اپنے استاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں حاضر ہوئے- اور محکمہ پولیس میں ملازمت کے بارہ میں مشورہ طلب کیا تو حضور نے منع فرماتے ہوئے محکمہ تعلیم میں ملازمت کا حکم صادر فرمایا- والدمحترم کہا کرتے تھے کہ یہ آقا کی اطاعت کی برکت ہے کہ ایک باعزت پر سکون اور خدمت دین سے لبریز زندگی گزار رہا ہوں- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب منصب خلافت پر فائز ہوئے تو کچھ ہی عرصہ بعد پیارے آقا نے ہماری فیملی کو شرف ملاقات بخشا- ملاقات کے اختتام پر بھائی جان ڈاکٹر شفقت اللہ نے پیارے آقا سے کہا کہ اس (خاکسار) کی زندگی وقف ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے مربی بنائے- پیارے آقا نے فرمایا یہ ضرور مربی بنے گا-

جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران جب خاکسار معدہ کی تکلیف کی وجہ سے اکثر بیمار رہنے لگا- ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ربوہ کا پانی اور کھانا اس کی صحت کے لئے موزوں نہیں اس لئے یہاں پر مزید رہنے سے اس کی زندگی کو خطرہ ہے- پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ سمیت عزیز رشتہ داروں نے مشورہ دیا کہ اسے جامعہ سے واپس لے آئیں- اس پر والدمحترم نے والدہ صاحبہ سے مشورہ کرنے کے بعد فرمایا کہ ہم نے اس کی زندگی اس کی پیدائش سے قبل ہی خدا کے راستہ میں وقف کردی تھی- اس لئے اب ہم ربوہ سے آتی ہوئی اس کی نعش تو برداشت کرسکتے ہیں لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ یہ زندہ رہے اور مربی نہ بنے- لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ ضرور مربی بنے گا- کیونکہ اس کے مربی بننے کی پیشگوئی خدا کے خلیفہ نے فرمائی ہے--!!

خاکسار کی تنزانیہ روانگی میں چند دن ہی باقی تھے کہ آپ شدید بیمار ہو گئے فضل عمر ہسپتال کے شعبہ سی-سی-یو میں داخل تھے- بھائی جان ڈاکٹر شفقت اللہ صاحب اور خاکسار والدمحترم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ کی اس تشویشناک حالت میں خاکسار کا بیرون ملک جانا مناسب نہیں اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو مرکز سے تاخیر کے متعلق درخواست کریں اس پر آپ نے فرمایا-" ہرگز نہیں مربی صاحب کا تقرر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس لئے میری وجہ سے لیٹ نہیں ہونا بیٹا جاؤ اور خوب محنت سے خدمت دین کرنا اور محنت میں نام کمانا--" یہ آپ کی آخری نصیحت تھی جو آپ نے اپنے واقف زندگی بیٹے کو کی- بستر مرگ پر لیٹے ہوئے اپنے سب سے چھوٹے اور پیارے جگر گوشہ کو محض خدمت دین کے لئے ہزاروں میل دور جانے کی اجازت دینا یہ قربانی ایک متقی اور وفا شعار شخص ہی کر سکتا ہے جبکہ بیماری کی نوعیت کی وجہ سے ضروری تھا کہ آپ کی اولاد آپ کی خدمت کے لئے آپ کے پاس ہی موجود رہتی-

مہمان نوازی

مہمان نوازی کا جذبہ آپ کو اپنے والدمحترم سے وراثت میں ملا- مہمانوں کی خدمت اور عزت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے- ڈیرہ داری کی وجہ سے مہمانوں کا ایک تانتا بندھا رہتا تھا لیکن آپ کی مہمان نوازی میں کبھی کمی نہ آتی- جماعتی مہمانوں اور مربیان کرام کی خدمت کرنے میں خاص لطف اور سکون محسوس کرتے تھے- ایک دفعہ تحریک جدید کے ایک انسپکٹر صاحب جماعتی دورے پر تشریف لائے تو وہ یہاں آکر بیمار ہو گئے- انہوں نے والدمحترم سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اپنے بیٹے (خاکسار) کو ان پاس چھوڑ کر جاؤں تاکہ بیماری کی حالت میں ان کی خدمت کرسکوں- چنانچہ آپ مجھے انسپکٹر صاحب کی خدمت کے لئے چھوڑ کر سکول چلے گئے- دوسرے دن پھر انسپکٹر صاحب نے اپنی خواہش کو دہرایا چنانچہ آپ نے حکم دیا آج پھر تم نے مہمان کی خدمت کرنی ہے- خاکسار نے عرض کی کہ سالانہ امتحان قریب ہیں پڑھائی کا حرج ہو گا اور کلاس میں میری پوزیشن پر فرق پڑے گا لیکن آپ کے جذبہ مہمان نوازی کے سامنے میری ایک نہ چلی بلکہ انسپکٹر صاحب کو کہا کہ اگر یہ خدمت کرنے میں سستی کرے تو شام کو مجھے بتانا چنانچہ پانچ دن مسلسل اپنے بیٹے کی سکول سے چھٹی کروا کر جماعتی مہمان کی خدمت کروائی- اس طرح جب وہ انسپکٹر صاحب روبصحت ہو کر چلے گئے- تو آپ نے مجھے فرمایا کہ" بیٹا میں کسی شاگرد یا نوکر کے ذریعہ انسپکٹر صاحب کی خدمت کروا سکتا تھا تمہارا انتخاب اس لئے کیا تاکہ تمہیں مہمان کی خدمت کرنے اور جماعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے اور ثواب کے حصول کی عادت پڑے- پھر چند دنوں بعد جب سکول کا رزلٹ نکلا تو خاکسار نہ صرف اپنی کلاس بلکہ 96 فیصد نمبر لے کر سکول بھر میں اول رہا تو والدمحترم نے کہا کہ یہ مہمان کی خدمت کا اجر ہے جو خدا نے تجھے عطا کیا ہے- یہ بھی اولاد کی تربیت کا ایک انداز تھا جو آپ نے اپنا رکھا تھا-

مالی قربانی کے لحاظ سے بھی آپ کا ایک امتیازی مقام تھا جماعت کی ہر مالی تحریک میں بھرپور حصہ لینا- چندہ کی بروقت ادائیگی کرنا- غریبوں کی دل کھول کر مدد کرنا خاص طور پر غریب طلباء کی مدد کرنا آپ کی زندگی کا معمول تھا- بہت سے غریب طلباء ایسے ہیں جو بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ کی مالی اور اخلاقی مدد ان کو حاصل نہ ہوتی تو وہ زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو سکتے- آپ اکثر گرمیوں کی چھٹیوں میں طلبا کو مفت پڑھایا کرتے تھے- اور یہ سلسلہ آپ کی بیماری تک چلتا رہا- جب آپ کی تنخواہ یا زمینوں سے کوئی آمدن آتی تو گاؤں کے غریب لوگوں کا ایک مجمع اکٹھا ہو جاتا جن کی آپ کی اجازت سے والدہ محترمہ مدد کرتی تھیں- جب بھی کوئی مشکل' نیا یا اہم کام آن پڑتا تو ہمیشہ دعا کے ساتھ ساتھ صدقات سے کام لیتے- گاؤں کی بیت الذکر' مربی ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس کی خرید اور تعمیر میں دل کھول کر مدد کی-

صلہ رحمی

آپ بہت شفیق اور محبت کرنے والے باپ تھے تمام رشتہ داروں کے لئے ایک فیض رساں وجود تھے اپنی بہن اور بیٹیوں سے بہت پیار کرتے تھے- غریب رشتہ داروں کی مخفی ضرورتوں کا خیال رکھتے تھے- میں جب کبھی اپنے سنٹر سے گھر واپس آتا تو آپ مجھ سے ہمیشہ کھڑے ہو کر ملتے تھے اپنے سینے سے لگاتے اور پھر ماتھا چومتے تھے- اور ساتھ ہی فرماتے کہ یہ میرا وقف زندگی مجاہد بیٹا ہے اس لئے یہ مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے- میں جب بھی اپنے سنٹر سے واپس آتا تو علیحدگی میں ایک بیٹھک کرتے جس میں آپ میری کارکردگی کے بارے پوچھتے جب کبھی نئے پھلوں اور نئی بیت الذکر کی تعمیر کی خوشخبری سناتا تو بہت زیادہ خوش ہوتے اور اپنی مخصوص الماری میں سے انعام و اکرام نکال کر نوازتے- گھر میں سے جب بھی کسی نے سفر پر روانہ ہونا ہوتا سب گھر والوں کو اکٹھا کر لیتے اور اجتماعی دعا کرواتے اس کے بغیر کسی کو سفر پر روانگی کی اجازت نہیں دیتے تھے-

توکل علی اللہ

آپ خدا کی ذات پر بہت توکل رکھتے تھے جو آمد ہوتی اس کو اولاد کی تربیت اور غریبوں کی امداد پر خرچ کر دیتے پیسے کو جوڑنا یا بینک میں جمع کروانے کو معیوب سمجھتے تھے آپ کا نظریہ تھا کہ اس طرح خدا پر توکل میں کمی اور دولت سے محبت میں اضافہ ہو جاتا ہے- یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فراخ رزق عطا فرمایا- اور کبھی بھی رزق کی تنگی کا احساس پیدا نہیں ہوا کبھی ایسا ہوتا کہ آپ کے پاس پیسے ختم ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ خود معجزانہ طریقے

سے اس کا بندوبست فرما دیتا۔

آپ کی زبان کی پاسداری کے بہت سے واقعات مشہور ہیں ایک دفعہ آپ نے باغ کے ایک بیوپاری کو اپنا باغ بہت ہی سستے میں 20 ہزار میں ٹھیکے پر دے دیا۔ ابھی بیعانہ وصول نہیں کیا تھا کہ ایک اور بیوپاری آ گیا اور اس نے پچاس ہزار سے زائد کی پیشکش کی۔ لیکن آپ نے اس کی یہ پیشکش ٹھکرا دی اور کہا کہ میں زبانی سودے کا اقرار کر چکا ہوں۔

طبیعت میں عاجزی اور انکساری تھی۔ آپ کی اولاد نے تعلیمی' دینی اور سماجی میدان میں بہت شہرت حاصل کی لیکن آپ نے کبھی ان کے اوپر غرور نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اپنے آخری سانسوں تک اپنی اولاد کی کمزوریوں اور غلطیوں کو اجاگر کر کے انہیں نصیحتیں کرتے رہے۔ آپ دوسروں کی عزت نفس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ خاص طور پر اپنے نوکروں کی بہت عزت کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم دو بھائیوں اور ایک کزن نے اپنے پانچوں نوکروں کو ان کی غلطیوں کی وجہ سے نوکری سے نکال دیا۔ تو آپ نے ہمیں بہت ڈانٹا اور تین دن تک ان کا کام ہم سے کروایا۔ گڑ تو ہم مشکل سے بنا ہی لیتے تھے لیکن پچاس جانوروں کو چارا ڈالنا ہم جیسے ناتجربہ کاروں کے بس کی بات نہ تھی۔ تھک ہار کر والد محترم سے معافی کے طلبگار ہوئے اور نئے نوکر رکھنے کی درخواست کی لیکن آپ نے ہم تینوں سے اپنے ہی نوکروں سے معافیاں منگوائیں اور انہیں باعزت طریقے سے واپس نوکریوں پر بحال کیا۔

آپ کے اعلیٰ اخلاق ہردلعزیز اور نفع رساں وجود ہونے کی وجہ سے آپ کی وفات کے موقع پر ہر آنکھ اشکبار تھی۔ آپ کو خراج عقیدت پیش کرنے والوں اور مغفرت کی دعا کرنے والوں کا جم غفیر آپ کے جنازہ کے موقع پر اکٹھا ہوا۔ اللہ تعالیٰ والد محترم کو غریق رحمت کرے اور ہم سب کو ان کے محاسن اور نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 34468 میں محمد مقبول ولد منظور احمد سعید قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم پلاٹ رقبہ 1 کنال واقع دارالصدر غربی ربوہ حلقہ لطیف کا 1/6 حصہ مالیتی -/140000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3244+1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس + الیکٹرک کا کام مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/9 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد مقبول ولد منظور احمد سعید دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 احمد طاہر ولد محمد احمد کوارٹر نمبر 37 صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 34469 میں شریفاں بیگم زوجہ چوہدری سلطان احمد صاحب مرحوم قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی -/10500 روپے۔ 2- ترکہ خاوند مرحوم زرعی زمین کا 1/8 حصہ رقبہ ایک کنال مالیتی -/6250 روپے۔ 3- ترکہ والد محترم زرعی زمین کا شرعی حصہ رقبہ 10 کنال مالیتی -/62500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شریفاں بیگم زوجہ چوہدری سلطان احمد مرحوم دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد ولد علی محمد دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد طاہر شیراز ولد حافظ محمد یعقوب دارالفتوح ربوہ

مسل نمبر 34470 میں عمیس احمد ولد محمد امین قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-6-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمیس احمد ولد محمد امین رحمٰن کالونی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد ولد احمد علی رحمٰن کالونی ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد محمد شریف رحمٰن کالونی ربوہ

مسل نمبر 34471 میں امیر العظیم ولد سرفراز احمد قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-6-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد امیر العظیم ولد سرفراز احمد رحمٰن کالونی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد ولد احمد علی رحمٰن کالونی ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد محمد شریف رحمٰن کالونی ربوہ

مسل نمبر 34472 میں رانا منیر احمد ولد چودھری تھیے خان مرحوم قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رانا منیر احمد ولد چودھری تھیے خان مرحوم دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خان ولد عبدالرحیم خان دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 خالد احمد باجوہ ولد سعید احمد باجوہ دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 34473 میں سعدیہ فاخرہ بنت انوار الحق خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی ایک گرام 250 ملی گرام مالیتی -/800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200+70 روپے ماہوار بصورت وظیفہ + جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سعدیہ فاخرہ بنت انوار الحق خان دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 فائزہ انوار بنت انوار الحق خان دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 انوار الحق خان والد موصیہ

مسل نمبر 34474 میں چودھری مظفر احمد ولد ڈاکٹر مبارک احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد کار خیبر CC1000 مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چودھری مظفر احمد ولد ڈاکٹر مبارک احمد ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف اعوان ولد کریم بخش ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر مبارک احمد والد موصی

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

کارگزاری واقفین نو ناصر آباد

ضلع میرپورخاص سندھ

مورخہ 5 جون 2002ء کو محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے ناصر آباد اسٹیٹ کا دورہ کیا اور واقفین نو کا تربیتی جائزہ لیا-

مورخہ 5 جون 2002ء کو ہی واقفین نو کی پکنک منائی گئی جس میں محترم وکیل صاحب وقف نو نے بھی شرکت فرمائی- حاضری واقفین نو 20 اطفال 25 دیگر احباب 10

اس سہ ماہی کے دوران واقفین نو بچوں کی فائلوں اور ریکارڈ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا فائلوں کی تکمیل کے لئے والدین کو توجہ دلائی گئی- نیز موسم گرما کی تعطیلات میں خاص طور پر نصاب یاد کروانے کی طرف بار بار توجہ دلائی جاتی رہی- (وکالت وقف نو)

نکاح

مکرم محمد اکرام صاحب (پی سی ورلڈ ربوہ) ابن مکرم انور حسین صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ ثمینہ کوثر صاحبہ بنت مکرم عصمت اللہ صاحب چک نمبر 55/2L ضلع اوکاڑہ سے بحق مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 18-اکتوبر 2002ء احمدیہ بیت الذکر 55/2L میں مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد زاہد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر گھنیالیاں حال ربوہ بوجہ انفیکشن ہسپتال میں داخل ہیں- احباب سے صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے-

مکرم ایم طاہر بٹ صاحب انسپکٹر انصاراللہ پاکستان لکھتے ہیں کہ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم نسیم احمد صاحب بٹ آف سمن آباد فیصل آباد کی بیٹی عزیزہ الینا کنول عمر ساڑھے چار سال گزشتہ دس ماہ سے گردوں میں انفیکشن اور جگر کی خرابی کی وجہ سے سخت بیمار اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے- اس کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب مربی سلسلہ ضلع خیرپور میرس سندھ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم برکت علی بھٹی صاحب سابق باغبان ناصر آباد اسٹیٹ سندھ بعارضہ قلب چند دنوں سے بیمار ہیں- نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ بھی گردہ میں پتھری کی وجہ سے اور معمولی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

کامیابی

مکرم مہشان احمد جاوید صاحب ابن رشید احمد جاوید صاحب مرغزار کالونی لاہور نے ایف ایس سی پری انجینئرنگ گروپ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 906/1100 نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور میں مجموعی طور پر اول پوزیشن حاصل کی ہے- اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے-

اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کی

سالانہ تقسیم انعامات

مورخہ 28-اکتوبر 2002ء بروز سوموار بعد نماز مغرب ایوان محمود ربوہ میں مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات ہوئی- اس کے مہمان خصوصی مکرم حافظ راشد جاوید صاحب مہتمم اطفال تھے- تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم عبدالہادی طارق صاحب سیکرٹری عمومی ربوہ نے سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 224 جلسہ ہائے یوم والدین، 196 ہفتہ اطفال، 52 حلقہ جات کے سالانہ تربیتی پروگرام، تمام بلاکس کی سطح پر تربیتی پروگرام منعقد کئے گئے- 63 آل ربوہ علمی مقابلہ جات بشمولہ متعدد ورزشی مقابلے اور ٹورنامنٹس ہوئے- مقامی کی سطح پر 57 وقار عمل ہوئے اور نو ہزار سے زائد پودے لگائے گئے- 12 میڈیکل کیمپس اور ٹھنڈے پانی کے 86 سٹالز لگائے گئے- مرکز میں مقابلہ مضمون نویسی کیلئے 1500 سے زائد مضامین بھجوائے گئے- رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے انعامات دیئے- سال بھر میں اعلیٰ کارکردگی پر حلقہ دارالصدر شرقی اول قرار پایا- تقسیم انعامات کے بعد مہمان خصوصی نے اختتامی تقریر کی- دعا سے پہلے ناظم اطفال ربوہ مکرم حافظ عبدالقدوس صاحب نے جملہ احباب کا شکریہ ادا کیا- دعا کے بعد جملہ مہمانوں اور اطفال کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی- پروگرام میں مہمانوں کے علاوہ منتظمین اطفال ربوہ اور حلقہ سے نمائندہ اطفال کی ایک بھاری تعداد نے تقریب میں شرکت کی-

عطیہ خون اور عطیہ چشم

عظیم خدمات میں شامل ہیں

یتامیٰ کی نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

خدا تعالیٰ کے فضل سے 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں-

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں ان سے گھروں میں رونقیں ہوتی ہیں- وہ دیکھو ابو گھر میں داخل ہو رہے ہیں- بچے ابو سے لپٹے جا رہے ہیں ابو نے پیار سے بچوں کو اٹھا لیا- بچے خوش ہیں کہ ابو ان کے لئے ٹافیاں بسکٹ اور پھل لائے ہیں لیکن اف یہ کیا! بچے دروازے کی دہلیز پر کھڑے ابو کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابو تو آنے کا نام نہیں لیتے ہیں ماں گھبرائی ہوئی حسرت بھری نگاہوں سے اپنے پھولوں کو دروازہ پر دیکھتی جاتی ہے اور اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے پیار کرتی ہے انہیں گود میں بٹھاتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ تمہارے ابو تمہارے پیارے ابو یہ گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے گئے ہیں لیکن وہ اب اس گھر میں نہیں آئیں گے لیکن ہم ضرور ان کے پاس کسی دن جائیں گے- تمہارے ابو کا نیا گھر بہت اچھا ہے لیکن بچے حیران ہیں کہ ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ بات کیا ہے؟ ہمارے ابو کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہاں گئے ہیں؟ ان کا اصرار ہے کہ ہمیں بھی ان کا گھر دکھائیں- مجبوراً ماں بچوں کو ساتھ لے کر ان کے پیارے ابو کی قبر پر لے جاتی ہے- بچے پریشان ہیں کہ ابو کو کیوں مٹی میں دفن کر دیا گیا ہے؟ یہ سوچیں بچوں کے لئے ایک معمہ ہیں- لیکن انہیں امید رہتی ہے کہ کوئی آئے ان سے پیار کرے ان کے لئے مٹھائی اور تحفے لائے- والد کی وفات کے بعد وہ بچے اور عزیز و اقارب خوش قسمت ہیں جو ان بچوں کو سنبھال لیتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ بچے جن کو اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ کوئی ہمیں پوچھے ہمیں پڑھنے کے لئے ہماری مدد کرے ہماری ضروریات کا خیال رکھے-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان یتیم ہونے والے بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر ایک مضبوط نظام قائم کرنے کا اعلان کیا' جسے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' کا نام دیا گیا- ابتدا میں ارادہ یہ تھا کہ یتیم ہونے والے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر کفالت کی جائے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا- اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ بچوں کو ان کے گھروں میں ہی ان کی ماں یا دوسرے رشتہ داروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے- لیکن ان کی کفالت کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا جائے-

''کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' نے اپنا دفتر دارالضیافت میں 1991ء میں قائم کیا اور بچوں کی مدد کے لئے درخواستیں لینے اور ان کا وظیفہ ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع ہوا- پاکستان کے طول و عرض سے یتیم ہونے والے بچوں کے کوائف دفتر میں پہنچنے کے بعد اس کو کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہیں وظیفہ دیا جائے یہ فیصلہ ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے- پھر سال میں کم از کم ایک مرتبہ کمیٹی کا نمائندہ بغرض تربیت ان سے رابطہ کرتا ہے- ''کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' کی طرف سے بچوں کا وظیفہ ربوہ میں ان کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے اور ربوہ سے باہر رہنے والوں کو منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوا دی جاتی ہے- وظائف کے لئے یہ رقوم احمدی مرد اور عورتیں عطیات دیگر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام جمع کرواتے ہیں- طریق یہ ہے کہ آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق ماہانہ ایک رقم مقرر کر دیں یا ایک یتیم بچے کا خرچ جو حالات کے مطابق 500 روپے سے 1500 روپے ماہانہ ہے ہر ماہ امانت کفالت یکصد یتامیٰ میں جمع کروائیں مقامی طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں یا دفتر سے بھی رابطہ کر کے جمع کروا سکتے ہیں-

یتیم بچوں کی امداد کے لئے آپ بھی آگے بڑھیں اور اس فنڈ کو اپنے عطیہ سے مضبوط کریں اس وقت چار سو خاندانوں کے 1400 بچے زیر کفالت ہیں- اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو ''سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے میں دیر نہ کریں اس راہ میں عطیات دینے سے آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں دے گا اور آپ کے بچوں کے ساتھ یہ یتیم ہونے والے بچے بھی بڑھیں گے پھولیں گے اور آپ کے لئے مجسم دعا بن جائیں گے-

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	30-اکتوبر	زوال آفتاب	11-52
بدھ	30-اکتوبر	غروب آفتاب	5-23
جمعرات	31-اکتوبر	طلوع فجر	4-59
جمعرات	31-اکتوبر	طلوع آفتاب	6-21

سرمایہ کاری میں کمی اور زرمبادلہ میں اضافہ ہوا سٹیٹ بنک آف پاکستان نے اس حکومت کی آخری سالانہ معاشی رپورٹ جاری کردی ہے- اس کے مطابق ملک میں سرمایہ کاری، درآمد اور برآمد میں کمی ہوئی جبکہ بیرونی ترسیلات اور زرمبادلہ میں اضافہ ہوا- پانی کی قلت کے باعث زرعی اہداف پورے نہیں ہوئے، ٹیکس ہدف بھی پورا نہیں ہوا- معاشی سرگرمیوں میں گہما گہمی یا تیزی نہیں آئی- تجارتی خسارہ پچھلے سال کی نسبت کم رہا- روپے کی قدر میں 6.7 فیصد اضافہ ہوا- بیرونی قرضوں کی ری شیڈولنگ اور ملکی قرضوں کی شرح سود میں کمی کی وجہ سے سود کی ادائیگیوں میں کمی ہوئی- حکومت کو آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی اصلاحات کو جاری رکھنا ہوگا- جی ڈی پی کی شرح اضافہ 3.6 فیصد رہی-

سندھ میں تیل اور گیس کی دریافت آئل اینڈ گیس کمپنی OGDCL نے حیدرآباد سے 26 کلومیٹر اور نورائی جاگیر کے مقام پر تیل اور گیس کے ذخائر دریافت کئے ہیں- ابتدائی ٹیسٹ کے مطابق کنواں سے 410 بیرل تیل اور دس ملین مکعب فٹ گیس روزانہ نکالی جائے گی- ملک کو ان ذخائر سے 14 ملین ڈالرز کا سالانہ فائدہ ہوگا- وہاں مزید چھ دریافتوں سے تیل کی پیداوار 8500 بیرل روزانہ اور گیس 50 ملین کیوبک فٹ حاصل ہوجانے سے 130 ملین ڈالر کی آمدنی ہوگی

سپر ہائی وے پر حادثہ 4 ہلاک کراچی سے پچاس کلومیٹر دور سپر ہائی وے پر ایک کوچ اور ٹرالر کے تصادم سے 4 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ 18 زخمی ہوئے- کوچ کراچی کیلئے سکھر سے آرہی تھی-

پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کے کامیاب مذاکرات

پیپلز پارٹی اور متحدہ قومی موومنٹ نے کراچی میں ایم کیو ایم کے ہیڈ کوارٹر نائن زیرو میں مذاکرات کئے- مخدوم امین فہیم پارٹی کے متعدد لیڈرز کے ہمراہ آفتاب شیخ اور دوسرے ممبران سے ملے- دونوں پارٹیاں مرکز اور صوبے میں تعاون کے بارہ میں پرامید دکھائی دیتی ہیں- سندھ میں پیپلز پارٹی کے بعد متحدہ کی سب سے زیادہ سیٹیں ہیں اور اتحاد کے ساتھ ایک مضبوط حکومت بنے گی-

دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑیں گے

متحدہ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل فضل الرحمن نے ملکی وغیر ملکی صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم امریکہ کو گارنٹی دیتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑیں گے- صدر مشرف کی ملکی مفاد میں کی گئی ترامیم کو بحال رکھیں گے- دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں تعاون کریں گے- وزیراعظم بن کر سادہ زندگی بسر کروں گا-

نظر بندی کی توسیع میں عدالت کا انکار

کالعدم سپاہ صحابہ کے سربراہ اعظم طارق کی نظر بندی کے بارہ میں حکومتی درخواست کو لاہور ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا ہے اور توسیع نظر بندی سے انکار کر دیا ہے-

کراچی میں امام مسجد قتل سرجانی ٹاؤن کراچی کی ایک مسجد کے امام عطاالحسن رضا کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا- جبکہ ساتھی زخمی ہوا-

کالعدم تنظیموں کے خلاف آپریشن دوبارہ شروع ہوگا حکومت نے ملک میں مذہبی منافرت اور فرقہ واریت پھیلانے والی کالعدم تنظیموں سپاہ صحابہ، لشکر طیبہ، لشکر جھنگوی اور جیش محمد کے زیرزمین جانے والے سرکردہ اراکین کے خلاف دوبارہ آپریشن شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے- حکومت کی طرف سے اقلیتی عبادت گاہوں، مشنری سکولز اور غیر ملکی شخصیات کی حفاظت کیلئے خصوصی اقدامات کی ہدایات کی گئی-

2005 کے بعد بجلی کی قیمتوں میں کمی ہوگی

چیئرمین واپڈا جنرل (ر) ذوالفقار علی خان نے کہا ہے کہ 2005ء کے بعد بجلی کی قیمتوں میں کمی کر دی جائیگی کیونکہ اب تھرمل پاورز کی بجائے ہائیڈل پاورز کی طرف توجہ دی جارہی ہے- نیز ملک میں تیل اور گیس کے ذخائر میں مزید دریافت سے بجلی کی لاگت میں کمی آئیگی-

کرکٹرز کیلئے انعامی پیکج کا اعلان پاکستان کرکٹ بورڈ نے زمبابوے میں بہتر کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں کیلئے خطیر انعامی پیکج کا اعلان کیا ہے- ہر سنچری پر لاکھ روپے، ڈبل سنچری پر ڈھائی لاکھ، پانچ وکٹ پر لاکھ، چھ یا اس سے زائد وکٹ لینے پر دو لاکھ، چار کیچز یا رنز آؤٹ کرنے پر فیلڈر کیلئے ایک لاکھ- وکٹ کیپر کیلئے چار شکار کرنے پر ایک لاکھ روپے- نیز میچ جیتنے پر میچ فیس کے ساتھ 20 فیصد زائد رقم اور میچ ہارنے پر 20 فیصد رقم کی کٹوتی ہوگی-

سعید انور کو مایوسی اوپنر سعید انور سلیکٹرز کا اعتماد حاصل کرنہیں کر سکے اور انہیں زمبابوے کیلئے سلیکٹ نہیں کیا گیا- اس پر انہیں مایوسی ہوئی- سعید انور نے کہا ہوسکتا ہے کہ وہ ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیں-

برازیل میں صدارتی انتخاب برازیل میں بائیں بازو کے امیدوار لیولا ڈی سلوا نے صدارتی الیکشن جیت لیا- انہوں نے 60 فیصد ووٹ حاصل کئے- وہ لڑکپن میں بوٹ پالش کر کے پیٹ پالتے رہے- وہ 20 سال سے صدارتی انتخابات میں حصہ لے رہے تھے- وہ اپنی چوتھی کوشش میں بالآخر کامیاب ہوگئے- برازیل کی تاریخ میں پہلی بار ایک فیکٹری ملازم اور یونین لیڈر عہدہ صدارت تک پہنچا-

دورہ سعودی عرب امریکی افواج کے سربراہ اچانک سعودی عرب پہنچ گئے- سیاسی تجزیہ نگاروں کے مطابق امریکہ کے چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف سعودی عرب کی طرف سے عراق پر ممکنہ امریکی حملے کی بڑھتی ہوئی مخالفت پر بات کرنے کیلئے آئے ہیں-

اجلاس میں شرکت سے روک دیا اسرائیلی حکومت نے فلسطینی پارلیمنٹ کے مزید 13- ارکان کو اجلاس میں شرکت سے روک دیا- 88 رکنی پارلیمنٹ کا اجلاس رملہ میں شروع ہوا- اسرائیل نے گزشتہ ماہ بھی 14 فلسطینی ارکان پارلیمنٹ کو اجلاس میں شرکت سے روک دیا تھا-

تربیتی کیمپ ملائیشیا امریکی مشورے اور تعاون سے دہشت گردی کے خلاف ایک تربیتی مرکز قائم کریگا-

مطالبہ مسترد شمالی کوریا نے ایٹمی پروگرام کے خاتمہ سے متعلق امریکہ جاپان اور جنوبی کوریا کا مطالبہ مسترد کر دیا اور کہا ہے جوہری پروگرام کے بارے میں امریکی خدشات کی کوئی پرواہ نہیں- امریکی عزائم کا مقابلہ کرنے کے لئے مزید ہتھیاروں کی ضرورت ہے-

30 چیچن ہلاک روسی فوج نے 30 چیچن جانبازوں کو ہلاک کردیا- چیچن جانبازوں نے دھمکی ہے کہ وہ روس کی ایٹمی تنصیبات تباہ کردینگے- یورپی یونین نے کہا ہے کہ روس چیچنیا کے مسئلے کا کوئی سیاسی حل تلاش کرے-

حمایت سے انکار لاس کابوس میں سربراہ کانفرنس کے بعد صدر بش نے کہا ہے کہ تائیوان کی آزادی کی حمایت نہ کرنا ہی امریکی پالیسی ہے-

امریکی سفارتکار ہلاک اردن کے دارالحکومت عمان میں امریکی سفارت کار کو ان کے گھر کے سامنے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا- 62 سالہ لارنس فولے امریکی ایجنسی (یو ایس ایڈ) کے سینئر عہدیدار تھے-

یورپ میں طوفان بادوباراں یورپ میں آنے والے شدید طوفان اور بارشوں سے 17- افراد ہلاک اور دو لاپتہ ہوگئے- 130 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آنے والے طوفان نے تباہی مچادی-

37- افراد ہلاک کولمبیا میں فوج اور چھاپہ ماروں کے درمیان فورسز جھڑپوں میں 37- افراد ہلاک ہوگئے-

قرارداد مسترد شام کی حکومت نے کہا ہے کہ عراق پر حملے کی اجازت دینے والی ہر قرارداد مسترد کردیں گے-

بم پھٹنے سے 13 ہلاک مغربی بنگال میں ایک بم پھٹنے سے 13- افراد ہلاک اور ایک شدید زخمی ہوگیا- جس گھر میں دھماکہ ہوا وہاں بم تیار کیا جارہا تھا- 7 افراد زندہ ملبہ تلے دب گئے-

بارودی سرنگ میں دھماکہ مقبوضہ کشمیر کے ضلع ادھم پور میں ایک بارودی سرنگ میں دھماکہ سے کمانڈر سمیت 4 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے-

مذاکرات مغربی افریقہ کے ملک سے رواں ہفتے آئیوری کوسٹ میں حکومت اور باغیوں کے درمیان مذاکرات کے لئے متفق ہوگئے ہیں-

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
فون دکان 212868 رہائش 212867

احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائرز
شادی بیاہ پارٹی اور ہر قسم کے فنکشنز کیلئے
ہمارے پاس تشریف لائیں-
فون: 5832655 موبائل: 0303-7558315
172-173 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 214214-213699 گھر 211971

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61